إنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۲ ″
سہ ماہی ۶ ″
ماہوار ۲ ″

یوم۔ یکشنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳	۶ تبلیغ ۱۳۲۸ ہش	۷ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ	۶ فروری ۱۹۴۹ء	نمبر ۳۰

کشمیر کمیشن اور پاکستان کے درمیان ۷ فروری کو گفت و شنید ہوگی

کراچی ۵ فروری۔ کشمیر کمیشن کے چار ارکان نے آج ایک گھنٹہ تک آئندہ پروگرام کے متعلق باہمی مشورہ کیا۔ اس موقعہ پر اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کے ذاتی نمائندہ کی رپورٹ بھی پیش ہوئی جس میں کمیشن کی غیر حاضری میں ہونے والے واقعات بتائے گئے تھے۔ رپورٹ میں حالات کو تسلی بخش بتایا گیا ہے۔ جنوبی امریکہ کے ممبر نے جو طیارے پر راولپنڈی سے آئے ہیں کمیشن کو بتایا کہ کینیڈا کے جا ممبر کل یہاں پہنچ جائیں گے۔ امید ہے کہ منگل کو پانچ ممبر سری نگر روانہ ہو جائیں گے۔

کمیشن چند روز کراچی رہ کر حکومت پاکستان سے گفت و شنید کریگا امید ہے کہ یہ گفت و شنید پیر کو گیارہ بجے شروع ہوگی۔ اس میں پاکستان کی نمائندگی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ اور مسٹر مشتاق احمد گورمانی وزیر بے محکمہ کریں گے۔

حکومت سچے دل سے مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کریگی

مگر

مزدوروں کو بھی اپنے قومی وقار کو ہر چیز پر مقدم رکھنا چاہیئے (وزیر مواصلات)

کراچی ۵ فروری مزدوروں کی فیڈریشن کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر مواصلات سردار عبد الرب نشتر نے اعلان کیا۔ کہ حکومت سچے دل سے مزدوروں کو سدھارنے کی خواہشمند ہے۔ لیکن مزدوروں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے مطالبات اور اپنے فیصلوں میں اپنے قومی وقار کے مفاد کا خیال مقدم رکھا کریں۔

سردار عبد الرب نشتر نے کہا مجھے خوشی ہے کہ قیام پاکستان کے لئے ہمارے عوام نے جو قربانیاں کیں ان میں مزدوروں نے بھی نمایاں حصہ لیا۔ میں مزدوروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اپنے قومی وقار کو ہر چیز پر مقدم رکھا کریں۔ اور اپنے مطالبات میں حکومت کی مشکلات کو بھی ملحوظ رکھا کریں۔

آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ حکومت جلد ہی مزدوروں کی زندگی میں خوشگوار تغیر پیدا کرنے اور انکے معیار زندگی کو بلند کرنے میں کامیاب ہو جائیگی۔ پاکستان امیروں کے فائدے کیلئے نہیں بلکہ غرباء کے مفاد کیلئے قائم ہوا تھا حکومت سچے دل سے مزدوروں کی حالت سدھارنے کی خواہاں ہے۔

وزیر اعظم سرحد آزاد کشمیر میں

پشاور ۵ فروری۔ خان عبد القیوم خان وزیر اعظم سرحد اور میاں جعفر شاہ وزیر تعلیم سرحد آزاد کشمیر کا دورہ ختم کر کے واپس پشاور پہنچ گئے۔ ہر جگہ آپکا نہایت گرمجوشی سے خیر مقدم کیا گیا آپ نے مختلف مقامات پر تقریریں کرتے ہوئے کشمیریوں کو ان کے بہادرانہ کارناموں پر مبارکباد دی۔ اور کشمیری مہاجرین میں گرم کپڑے اور چائے کے پیکٹ تقسیم کئے۔

شاہ ایران پر قاتلانہ حملہ۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا

طہران ۵ فروری۔ کل شاہ ایران پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ حملہ آور نے بہت کم فاصلہ سے پانچ گولیاں چلائیں۔ جن میں سے دو ان کی پیٹھ پر لگیں اور ایک ٹانگ پر آپ کو فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ جہاں پر زخموں کی مرہم پٹی کرنے کے بعد آپ کو محل میں پہنچا دیا گیا۔

معلوم ہوا ہے۔ حملہ آور ایک اخباری نامہ نگار تھا۔ اسے موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ زخمی ہونے کی وجہ سے سردست اسے ہسپتال رکھا گیا ہے۔

سندھ میں رہنے والے مہاجرین کیلئے

کراچی ۵ فروری۔ وزارت مہاجرین نے اعلان کیا ہے کہ مغربی پنجاب میں مہاجرین کی مستقل آبادکاری کے متعلق جو اعلان ہوا ہے اسکی وجہ سے سندھ کے مہاجرین واپس پنجاب جانیکا ارادہ کر رہے ہیں ان مہاجرین کو یقین رکھنا چاہیئے کہ انہیں وہ تمام مراعات دی جائینگی جو مغربی پنجاب میں مہاجرین کو ملنے والی ہیں۔

آئندہ موسم کے متعلق راہنمائی کرنیوالا کیڑا

نیو یارک ۵ فروری۔ یہاں ٹڈے کو آئندہ موسم کے متعلق سب سے بہتر راہنمائی کرنے والا قرار دیا جا رہا ہے جو سائنسدان ٹڈے کا مطالعہ کر رہے تھے۔ انہیں یورپ سے آئے ہوئے ابتدائی آبادکاروں کا یہ قدیمی نظریہ یاد تھا۔ کہ موسم کے متعلق اس کیڑے کی پیٹھ دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے اسکی پیٹھ پر بادامی رنگ کی پٹیاں ہوتی ہیں پرانا خیال ہے۔ کہ اگر یہ پٹیاں چوڑی ہوں تو موسم معتدل رہیگا لیکن اگر ان کا فاصلہ کم ہو تو موسم سخت ہوگا۔

گذشتہ موسم سرما میں کیڑوں کے ماہروں نے نیو یارک کے شمالی علاقہ میں ٹڈے کا معائنہ کیا تھا۔ ان کی پٹیاں چوڑی تھیں اور اب تک نیو یارک کے علاقہ میں سردی نسبتاً بہت کم رہی جو لوگ ٹڈوں کے پیدا ہونے والے علاقوں میں آباد ہیں انہیں کوئی تعجب نہیں ہے ان کا بیان ہے کہ ٹڈے کی یہ راہنمائی کبھی غلط نہیں ہوتی۔

ان کا بیان ہے کہ موسم کے متعلق صرف پٹیاں ہی اطلاعات بہم نہیں پہنچاتیں بلکہ اس کے جسم کے دونوں سروں پر کچھ سیاہ حصے ہوتے ہیں۔ اگر ان حصوں کو گن لیا جائے تو یہ بتایا جا سکتا ہے کہ موسم سرما کا کونسا حصہ سخت ہوگا اور کونسا سخت نہیں ہوگا (اسٹار)

رنگون سے صرف دو میل کے فاصلے پر جنگ

رنگون ۵ فروری۔ رنگون کے شمال میں دو میل کے فاصلے پر باغیوں سے جنگ ہو رہی ہے۔ باغیوں نے رنگون سے نوے میل کے فاصلے پر ایک اہم شہر پر قبضہ کر لیا ہے یہاں سے پاکستانیوں اور ہندوستانیوں کو نکالنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

افریقہ کے مختلف حصوں میں ہندوستانیوں کی تعداد

لندن ۵ فروری۔ اس وقت جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی آبادی ۵ لاکھ کے قریب ہے یہ اعداد شمار ڈربن کے نسلی فسادات کے بعد کل "ڈیلی میل" کے خاص نامہ نگار نے دیئے ہیں۔ وہ لکھتا ہے "کینیا میں ۱۹۲۷ء میں چالیس ہزار ہندوستانی تھے آج ان کی تعداد ۸۵ ہزار ہے۔ وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہر ماہ پہنچ رہے ہیں۔

اسی عرصے میں یوگنڈا میں ہندوستانیوں کی تعداد پندرہ ہزار سے ستائیس ہزار ہوگئی ہے۔ اور ٹانگانیکا کے ہندوستانیوں کی آبادی ۲۳ ہزار سے بڑھ کر ۸۵ ہزار ہوگئی ہے۔

روڈیشیا میں اعداد و شمار ۵ ہزار سے بڑھ کر ۷ ہزار ہوگئے ہیں۔ بیچوآنا لینڈ کے برطانوی زیر اثر علاقہ میں ۱۹۳۶ء میں صرف ساٹھ ہندوستانی تھے۔ انہوں نے یہاں اب اپنی تعداد ۲ ہزار کر لی ہے ان میں اُن تین لاکھ ہندوستانیوں کی تعداد شامل کیجئے جو جنوبی افریقہ کی یونین میں آباد ہیں تو ان کی مجموعی تعداد پانچ لاکھ کو پہنچ جاتی ہے (اسٹار)

منٹو پارک کا میلہ۔ رنگا رنگ کا پروگرام

لاہور ۵ فروری۔ مورخہ ۶ فروری ۱۹۴۹ء بروز اتوار بوقت دس بجے دن تا پانچ بجے شام منٹو پارک لاہور میں مہرنی کے سلسلے میں ایک میلہ منعقد ہوگا میلہ کے لئے ایک رنگا رنگ پروگرام مرتب کیا گیا ہے جس میں کھیلوں کے علاوہ جسمانی ورزش کے کرتب دکھائے جائینگے۔ اور ملٹری کی پریڈ بھی ہوگی۔

صبح کے وقت کبڈی اور والی بال کے میچ کھیلے جائینگے اور دوپہر کے وقت محکمہ اے۔ آر۔ پی کے کام کی نمائش اور پاکستان نیشنل گارڈ اور قومی رضاکاروں کی پریڈ ہوگی۔

پروگرام کی دلچسپ خصوصیات میں سکول کے لڑکوں کی مصنوعی لڑائی۔ خیمہ لگانے کا مقابلہ سائیکل شو اور رکاوٹ سے بھرپور دوڑ شامل ہوگی۔

چار ماہ میں پٹ سن کی ۲۰ لاکھ گانٹھیں باہر بھیجی گئیں

ڈھاکہ ۵ فروری معلوم ہوا ہے گذشتہ چار ماہ کے عرصہ میں مشرقی پاکستان کے پٹ سن کی بیس لاکھ پندرہ ہزار گانٹھیں باہر بھیجی گئیں۔ ہر گانٹھ میں پانچ من پٹ سن تھی۔ اس میں سے ایک لاکھ پچاس ہزار گانٹھیں سمندر پار مختلف ممالک میں بھیجی گئیں اور باقی کلکتہ بھیجی گئیں۔

برلن کے روسی حصہ کی ناکہ بندی اور سخت ہوگئی

برلن ۵ فروری۔ امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس نے برلن کے روسی حصہ کی ناکہ بندی اور سخت کر دی ہے چنانچہ اتوار کی رات سے روسی حصہ میں ہر قسم کے سامان کے بھیجنے پر پابندی لگا دی ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

سرکاری وغیر سرکاری مشیروں کا تقرر نہیں ہوگا۔ گورنر پریس کے تعاون سے صوبے کے عوام سے براہ راست تعلق پیدا کریں گے

نئے انتخابات کے لئے حق رائے دہندگی کے دستور میں تبدیلی کی غرض سے الیکشن کمیٹی کا تقرر

مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسی لنسی سر فرانسس موڈی کی پریس کانفرنس

(ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

لاہور ۵ فروری آج صحافیوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسی لنسی سر فرانسس موڈی نے کہا۔

میں فی الحال اسے ضروری نہیں سمجھتا کہ صوبے کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے سرکاری یا غیر سرکاری مشیر مقرر کروں۔ اسلئے سرکاری افسروں کی میرے پاس کمی ہے۔ اور میں انہیں نئے فریضے کے لئے فارغ نہیں کر سکتا۔ اور غیر سرکاری مشیروں کے تقرر سے جن کا واحد مقصد یہ ہوگا۔ کہ وہ گورنر کو رائے عامہ سے باخبر رکھیں۔ جن کے تقرر کا جب بھی موقعہ آئے گا گرچہ مشورہ کے بغیر نہیں رکھے جائیں گے۔ میں فی الحال اسے ہی مناسب سمجھتا ہوں کہ صوبے کے عوام سے خود ملوں۔ ان سے براہ راست معاملہ کروں۔ اور پریس کے تعاون سے (جس سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ مجھے صوبے کی ہر اونچ نیچ سے باخبر رکھے) فوراً ہی ایک ایسا خوشگوار ماحول پیدا کرنے کی کوشش کروں گا۔ جس میں صحیح اور حقیقی جمہوریت کے ملک کی بنیادیں مستحکم طریق سے استوار کی جا سکیں۔

خوشگوار ماحول

ہز ایکسی لنسی نے کہا دفعہ ۹۲ کے نفاذ کے بعد مجھ پر آپ پر بلکہ صوبے کے ہر فرد پر ایک بہت بڑی ذمہ واری آن پڑی ہے۔ اور بدقسمتی سے پاکستان کے قیام کے بعد ہمارے صوبے نے پہلا نمونہ ہی کچھ اچھا نہیں دکھایا۔ اب ہم سب کی متحدہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ جلد از جلد اس تکدر کو دور کریں۔ اور جمہوری ماحول میں وہ خوشگواری پیدا کریں۔ جو عام انتخابات اور عوام کے حق رائے دہندگی کو قریب تر کر دے۔

دفعہ ۹۲ الف

کانفرنس کے شروع میں ہز ایکسی لنسی نے پاکستان سے پہلے کی دفعہ ۹۲ اور پاکستان کے قیام کے بعد ۹۲ میں امتیاز پر بحث کرتے ہوئے کہا دفعہ ۹۲ کے ماتحت گورنر ایک ایسے ادارے کے سامنے برائے نام جواب دہ ہوتا تھا۔ جس میں صوبے کے باشندوں کو نمائندگی کا کوئی حق نہیں ہوتا تھا۔ لیکن اب ۹۲ کی صورت حالات کلیتہً مختلف ہے اب وہ گورنر جنرل کی طرف سے صوبے کے نظم و نسق کو چلاتا ہے لیکن اس وقت کا گورنر جنرل پہلے کا سا گورنر جنرل نہیں ہے۔ بلکہ یہ اس مرکزی آئین ساز ادارے کے سامنے جوابدہ ہے جس میں مغربی پنجاب کے ارکان بھی شامل ہیں۔ جس کے ایوان میں وہ ارکان سوالات بھی پوچھ سکتے ہیں۔ التوا کی تحریکیں پیش کر سکتے ہیں۔ الغرض تمام وہ طریق اختیار کر سکتے ہیں۔ جن سے صوبے کے انتظامیہ ادارے اور رائے عامہ میں واسطہ پیدا ہو سکے۔

عام انتخابات کا فریضہ

آپ نے کہا اس وقت میرے ذمہ سب سے اہم کام عام انتخابات کرانے کا ہے۔ اور اس اہم فریضے کے متعلق بیشتر حلقوں سے سوال بھی کیا جا رہا ہے۔ کہ نئے انتخابات کب ہوں گے۔ میرے پاس سر دست صرف یہ جواب ہے۔ کہ "جس قدر جلد ممکن ہو سکے گا"۔ اس کے علاوہ صورت حالات بھی کچھ ایسی ہے۔ کہ میں اس مجمل جواب کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتا۔ موجودہ نظم و نسق کی مشینری میں حق رائے دہندگی ملکیت کے اصول پر مبنی ہے۔ لیکن مہاجرین جن کی تعداد اس وقت صوبے کی کل آبادی کے ۲۵ فیصدی سے زیادہ ہے اپنی تمام ملکیتیں کھو کر آئے ہیں وہ اپنی تمام سابقہ املاک سے محروم کر دیئے گئے ہیں اس مرتبہ طریق انکے لئے [illegible] قرار نہیں دیا جا سکتا۔

الیکشن کمیٹی کا تقرر

ہز ایکسی لنسی فرانسس موڈی نے کہا میں نے ان تمام گتھیوں کو سلجھانے کے لئے ایک کمیٹی کے تقرر کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ کمیٹی عوام اور دیگر عوامی اداروں سے متذکرہ بالا مسئلے کے متعلق آراء کا استصواب کرے گی اس کمیٹی کا صدر مغربی پنجاب کی اسمبلی کا اسپیکر ہوگا۔ انصار میں سے غالباً اس کا نمائندہ چوہدری نذیر احمد خاں ہوں گے۔ خانصاحب عبد الحمید خاں اس کمیٹی کے سکرٹری کے طور پر کام کریں گے۔ یہ کمیٹی امور متذکرہ کے سلسلے میں کامل تحقیق و استصواب کے بعد جلد از جلد اپنی رپورٹ پیش کرے گی جس کے پیش نظر نئے حلقہ ہائے انتخاب معین ہونگے بہر حال ان دونو امور کے سلسلے میں صوبائی حکومت از خود کوئی فیصلہ نہیں کرے گی۔ واضح رہے کہ مہاجرین کے نمائندے کا تقرر ابھی باقی ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہز ایکسی لنسی سر فرانسس موڈی نے کہا میرے نزدیک پولیس کے تین تحقیقاتی ادارے جو علیحدہ علیحدہ اداروں کے سامنے جوابدہ ہوں مستحسن نہیں اس طرح کام اور انتظام خلط ملط ہو جاتا ہے۔ اسلئے میری خواہش ہے کہ چیف سیکرٹری کے ماتحت جو سپیشل انکوائری ایجنسی کام کر رہی تھی۔ اسے بھی صوبے کے انسپکٹر جنرل پولیس ہی کے ماتحت کر دیا جائے۔ میرے لئے بقیہ دو ادارے بھی زیادہ اہم ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسوقت صوبے بھر میں پولیس کے تین ادارے خفیہ و اعلانیہ تحقیقات کا کام کر رہے ہیں۔ اول صوبے کی سی۔ آئی۔ ڈی۔ دوم پاکستان اینٹی کورپشن ڈیپارٹمنٹ (جو مرکز کے تابع ہے) اور تیسری سپیشل انکوائری ایجنسی جس کا واسطہ براہ راست چیف سیکرٹری سے ہے

بددیانت افسروں کی گوشمالی

غلط الاٹمنٹوں کی تنسیخ اور گذشتہ دنوں میں رشوت ستانی اقربا نوازی اور اعزہ پروری کا اندھیر مچانے والے بددیانت افسروں کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ مرکزی آئین ساز اسمبلی نے حال ہی میں اس کے متعلق ایک بل پاس کیا ہے۔ عام دستور کے مطابق مناسب عرصے کے اندر اس کا نفاذ عمل میں آ جائے گا۔

سندھ آبزرور میں خان ممدوٹ کے گوشے سے بیان کردہ اختلافات کے متعلق جواب دیتے ہوئے ہز ایکسی لنسی سر فرانسس موڈی نے کہا مجھے وہ اختلافات معلوم نہیں اور نہ میں اسکے متعلق کچھ کہنا ہی چاہتا ہوں

ایک نمائندہ پریس کے غیر سرکاری مشیروں کے تقرر کے لئے زیادہ زور دینے پر آپ نے ایک اور اخبار نویس کی طرف جو غیر سرکاری مشیروں کے تقرر کے حق میں نہیں ہیں۔ کہا میں آپ دونوں میں سے کس کی رائے مانوں

آخر میں آپ نے پھر اخبار کے نمائندوں سے مخلصانہ اپیل کی کہ وہ صوبے میں صحیح جمہوری اور خوشگوار ماحول پیدا کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔

کھانڈ کے راشن میں اضافہ

لاہور ۵ فروری۔ حکومت مغربی پنجاب کے محکمہ سول سپلائیز کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ۹ فروری ۱۹۴۹ء سے کھانڈ کا راشن تین چھٹانک سے چار چھٹانک فی کس فی ہفتہ کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ آئندہ سے راشن بندی کے شہری علاقوں میں ایک ماہ کا کھانڈ کا یونٹ ایک سیر فی کس ہوا کرے گا

ہندوستان کے محکمہ ڈاک پر برطانوی پریس کے الزامات

لنڈن ۵ فروری۔ ہندوستان کے محکمہ ڈاک پر لنڈن کے اخبار "ڈیلی گرافک" نے اپنی ایک گذشتہ اشاعت میں بدنظمی سے متعلق بہت سے الزامات لگائے تھے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر وی کے مینن نے اپنی حکومت کو ایک بحری تار ارسال کیا ہے۔ یاد رہے ڈیلی گرافک نے لکھا تھا کہ ہندوستان سے برطانیہ آنے والی ڈاک کا ۵۰ فیصدی حصہ ضائع ہو جانے کی وجہ سے اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچتا۔ ہندوستانی کلرکوں کے نزدیک پارسلوں اور لفافوں پر سے ٹکٹ اکھاڑ کر حاجتمندوں کے ہاتھ فروخت کر دینا آمدنی کا ایک اچھا ذریعہ ہے"۔

جنرل پوسٹ آفس کے ایک ترجمان سے جب دریافت کیا گیا کہ برطانیہ سے اس قسم کی شکایات آپ کو بھی موصول ہوئی ہیں یا نہیں۔ تو اس نے بتایا کہ گذشتہ چند ماہ میں صرف ایک شکایت موصول ہوئی ہے۔ (اسٹار)

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی طرف سے یمنی وفد کے اعزاز میں ڈنر

کراچی ۵ فروری۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ نے کل رات یمنی وفد کو "شیزان" میں ڈنر دیا۔ جس میں ہز ایکسی لنسی قاضی محمد الاکوع (یمنی وفد کے رئیس) یمنی دفتر خارجہ کے مسٹر محمد شامی۔ مسٹر عیسے انخلیہ (سیکرٹری وفد) چوہدری محمد ظفر اللہ خان۔ مسٹر اکرام اللہ سیکرٹری وزارت امور خارجہ۔ مسٹر اختر حسین جائنٹ سیکرٹری وزارت خارجہ۔ مسٹر لال شاہ بخاری افسر تقریبات مسٹر اے ہلالی ڈپٹی سیکرٹری وزارت امور خارجہ۔ مسٹر ایم شعیب مالی مشیر وزارت مواصلات۔ مسٹر جی فاروق سیکرٹری وزارت تعلیم و صنعت۔ مسٹر ایس۔ اے حسنی جائنٹ سیکرٹری وزارت تجارت و تعمیرات اور ڈاکٹر آئی ایچ قریشی شامل ہوئے۔

یمنی وفد واپس جانے کے لئے کل بحری جہاز کے ذریعہ بمبئی روانہ ہو گیا۔

روزنامہ
الفضل
۱۰ فروری ۱۹۴۹ء

فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ

ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعت میں ان کالموں میں عرض کیا تھا کہ اسلام ان مادی ترقیوں کا حریف نہیں ہے۔ جو اس وقت مغربی اقوام کی نمایاں خصوصیت ہے بلکہ وہ اس ملحدانہ تہذیب کا حریف ہے۔ جس کی بنیادیں محض ورلی دنیا کے مفاد کے پیش نظر استوار کی گئی ہیں۔ جس میں انسانی زندگی کے ہر مسئلہ میں انسانی دانشمندی کو ہی آخری حکم مقرر کر لیا گیا ہے۔

عیسائیت سے پہلے تمام یورپ بت پرستی کے چنگل میں گرفتار تھا۔ اور جو عیسائیت یہاں پھیلی اس کا ڈھانچہ ایسے مواد سے تیار کیا گیا تھا۔ جو اس بت پرستانہ ماحول میں فٹ آ سکتا تھا۔ مسیح کے تصور میں وہ تمام خیالی اوصاف جمع کر دیئے گئے۔ جو یورپ خاصکر رومیوں کے دیوتاؤں میں خیال کئے جاتے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کو ایک مافوق الانسان دیوتا بنا دیا گیا۔ جب ازمنہ وسطیٰ میں دین فطرت اسلام سے عیسائیت کا ٹکراؤ ہوا۔ اور یورپ کے علماء نے عیسائیت کے نظریات کا جائزہ لیا۔ تو اسکو غیر فطری تصورات کا ایک پلندہ پایا۔ قدرتاً یہ علماء ان سے باغی ہو گئے۔ اور چونکہ اسلام کی تعلیم سے پوری طرح واقف نہ تھے۔ اور مذہب کا صحیح تصور ان کے ذہنوں میں موجود نہ تھا۔ اور صرف محرف عیسائیت ہی کو مذہب کا نمائندہ خیال کرتے تھے۔ اس لئے انہوں نے مذہب کو عقل کا حریف سمجھ لیا۔ اور جو تحقیقات انہوں نے اس بارے میں کی۔ وہ تمام تر مذہب کے اس غلط تصور کی بناء پر تھی۔ جو بت پرستانہ عیسائیت نے اہل یورپ کے ذہنوں میں بٹھا دیا تھا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہی ہونا تھا۔ کہ عقل اور مذہب کو ایک دوسرے کا منافی سمجھ لیا جاتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اسکے بعد جو اصلاحی تحریکیں مغرب میں رونما ہوئیں۔ ان کی نمایاں خصوصیت مذہب اور خدا سے انحراف تھی۔ کم سے کم جو ہوا وہ یہ ہے کہ مذہب اور دنیاوی عقل کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا گیا۔ اور اسی بے خدا تہذیب کی بنا پڑی۔ جس کو آج ہم یورپ میں زندگی کے ہر شعبہ کا رفرما دیکھتے ہیں۔ اس تہذیب کا تمام دارومدار مادی دانشمندی پر ہے۔ اور مغربی علماء انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے تمام مسائل کو اب اسی نقطہ نظر سے حل کرنے کے عادی ہو گئے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس نظری انقلاب کا عملی زندگی پر بے حد اثر پڑا۔ اور جہاں تک یورپ کی مادی ترقی کا تعلق ہے اس کا بہت اچھا نتیجہ نکلا۔ اور یہ لوگ جو پہلے عیسائیت کے خیالی گورکھ دھندے میں پھنسے رہے تھے فطری عقائد کی آزاد فضا میں سانس لینے لگے۔ لیکن اس کا جو بہت بڑا نقصان ہوا وہ مادی دنیا کی الجھنوں میں الجھ کر انسانی فطرت کے اس گہرے اور عمیق قانون کے منکر ہو گئے ہیں جو انسانی زندگی کا حقیقی منبع ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا انکار کر دیا۔ اور صرف اپنی دانشمندی کو اپنا دیوتا بنا لیا ہے۔ اس طرح وہ اخلاق کی اس وسیع ترین کسوٹی سے بے پرواہ ہو گئے ہیں۔ جس پر عقل کے کھوٹے کھرے کو شناخت کیا جا سکتا ہے۔ وہ ہر ایک بات کو انسانی عقل کے پیمانے سے ناپنے لگے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ پیمانہ صرف محدود ہی نہیں بلکہ ہر ایک انسان میں مختلف ہے۔ اس کا نتیجہ اختلافات کا وہ بے پناہ طوفان ہے۔ جو اس وقت ہم دنیا میں برپا دیکھتے ہیں۔

بے شک عقل ایک چراغ راہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ارتقائے حیات کے راستہ کو روشن کرنے کے لئے رکھ دیا ہے۔ مگر اس چراغ کی روشنی منزل کا راستہ تو دکھا سکتی ہے۔ لیکن منزل کا تعین نہیں کر سکتی یہی وجہ ہے کہ چونکہ مغربی فلسفہ نے اسی چراغ سے منزل کے تعین کا کام بھی لینا چاہا ہے۔ یہ عقلاء گمراہی کی بھول بھلیوں میں حیران و پریشان ہیں۔ جس کا اثر اب انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر پہلو میں نمایاں ہو رہا ہے۔ انہوں نے اپنی ہی عقل کو زندگی کے بنیادی اصولوں کو بھی دریافت کرنے کا آلہ سمجھ لیا ہے۔ ان کی مثال اس مینڈک کی سی ہے۔ جو کنوئیں میں سے سمندر کی وسعت کو ناپنا چاہتا تھا۔ عقل صرف ہم کو یہ بتا سکتی ہے کہ منبع حیات ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔ اور انسانی حیات کا ایک پہلو اس ناپیدا کنار سمندر سے ملا ہوا ہے۔ لیکن وہ ہمیں اس سمندر کی گہرائیوں کا پتہ نہیں دے سکتی۔ وہ مختلف محدود جوہڑوں میں جو چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ان کو اکٹھا کر کے ان سے اندازہ لگانا چاہتے ہیں۔ کہ ناپیدا کنار سمندر میں کیا کچھ پایا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کتنی بے عقلی ہے لیکن یہ دانا لوگ اسی کو عقلمندی سمجھتے ہیں۔ اور اسکی نیرنگیوں میں ٹامک ٹوئیے کھانا ہی اپنا کمال سمجھتے ہیں۔

اس ناپیدا کنار سمندر کا صانع ہی اسکی پوری حقیقت سے واقف ہو سکتا ہے۔ اور وہی جانتا ہے کہ اس سمندر کے کونسے موتی انسانی حیات کے ارتقائی حسن کے لئے زیبا ہیں۔ وہی ان موتیوں کو گہرائیوں سے نکال کر سطح پر لاتا ہے جن کو عقل پہچان کر رشتۂ حیات میں پرو لیتی ہے۔ اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے۔

ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم

اس محدود نقطۂ نظر نے جو اختلافات کی جنگ زرگری شروع کر رکھی ہے۔ اب اس کے خطرناک نتائج مغرب بھی محسوس کرنے لگا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اس کا حل بھی صرف اپنی محدود عقل سے ہی کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہر ہر قدم پر انسانی تباہی کے نئے نئے گڑھے کھودتا چلا جاتا ہے۔ اور اگر یہی روش رہی تو یقیناً ایک دن تمام نوع انسانی کو لے ڈوبیگا۔ اس لئے یہ وقت ہے کہ اس کے نظریۂ حیات میں ایک انقلاب لایا جائے۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو سیدھے راستہ پر ڈالا جائے۔ اور اسلام کے فطری دین سے اس کو آشنا کیا جائے۔ تاکہ وہ مغرب کے اختلافات کا حل ان وسیع ترین اصولوں سے کرنا سیکھے۔ جو صانع فطرت نے حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ قرآن کریم کی صورت میں دنیا کی ہدایت کے لئے نازل فرمائے ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ
کیا بنائے ہیں انہوں نے سوائے اس کے دوست
فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي
پس اللہ ہی کارساز ہے اور وہی زندہ کریگا
الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
مردوں کو اور وہی ہر بات پر
قَدِيرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ
بہت قدرت رکھنے والا ہے۔ اور وہ بات کہ اختلاف کرو تم
مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ
کچھ تو فیصلہ اس کا طرف اللہ کی ہے
ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
یہ ہے اللہ رب میرا اسی پر بھروسہ کیا میں نے
وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا
جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ
اس نے بنائے ہیں تمہارے لئے خود تم میں سے جوڑے اور
الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ
چارپایوں میں سے جوڑے۔ پھیلاتا ہے تم کو اس میں نہیں
كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
مانند اس کی کوئی چیز اور وہ خوب سننے والا اور خوب دیکھنے والا

دس فروری

تحریک جدید کے ہر مجاہد بھائی اور مغربی پاکستان کی تمام جماعتوں کے وعدہ ہائے تحریک جدید وکالت مال کے دفتر میں دس فروری سے قبل پہونچ جانے ضروری ہیں۔ اسکے بعد کوئی وعدہ جس پر ڈاکخانے کی دس فروری کے بعد کی مہر ہوگی اس وقت تک قبول نہ کیا جائے گا۔ جب تک یہ ثابت نہ کر دیا جائے کہ دیر ایسے حالات کے ماتحت ہوئی۔ جن پر وعدہ کرنے والے دوست کو قابو نہ تھا۔ جو دوست دفتر دوم میں نئے شامل ہونا چاہیں وہ اس اعلان سے مستثنیٰ ہوں گے۔

عبدالرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید

تحریک جدید اور وصیت

تحریک جدید وصیت کے لئے بطور ارہاص ہے۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل ہے اسے ضرور وصیت بھی کرنی چاہیئے کیونکہ تحریک جدید جس طرف اشارہ کر رہی ہے جس نظام کی تعمیر کے لئے وہ راستہ صاف کر رہی ہے وہ نظام وصیت ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتا ہے۔ تم جلد سے جلد وصیت کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو"

پس ہر وہ احمدی جو تحریک جدید میں شامل ہے اسے جلد سے جلد وصیت کرنی چاہیئے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

غیر مبائع احباب کی خدمت میں ایک گذارش

غلط پراپیگنڈا کرنیوالوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت

(از جناب فضل الرحمٰن صاحب حکیم سابق مبلغ نائیجیریا مغربی افریقہ)

گذشتہ نومبر میں اخبار پیغام صلح ۲۴ نومبر کی اشاعت میں "احمدیہ جماعت نائیجیریا کی سرگرمیاں" کے زیر عنوان دو عدد خط ایک صاحب "اکوفی" کی طرف سے شائع کئے گئے تھے۔ جن کو پڑھتے ہی میں نے اصل حقیقت کو پا لیا تھا۔ ان خطوں میں چند ایسے دعوے کئے گئے تھے جن کو حقیقت سے سابقہ دور کا بھی تعلق نہ تھا۔

مثلاً یہ کہ (۱) "میں (یعنی اکیوفی صاحب) ۱۹۱۶ء سے قادیانی جماعت نائیجیریا کا سرگرم ممبر تھا"۔

(۲) "۱۹۳۵ء میں ہم میں اور قادیانی جماعت کے مشنری میں سخت اختلافات نمودار ہو گئے کے باعث احمدیہ جماعت نائیجیریا نے قادیان سے اپنا تعلق منقطع کر لیا"۔ (حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ (ان) لوگوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت سے خارج فرمایا تھا۔ اور اس کا اعلان نائیجیریا کے پریس میں باقاعدہ ہو اتھا۔)

(۳) "ہماری شاخیں تمام نائیجیریا میں پھیلی ہوئی ہیں"۔

(۴) حال ہی میں ہم نے ایک ہائی سکول تعمیر کیا ہے۔ اور یہ نائیجیریا میں پہلا مسلم سیکنڈری سکول ہو گا"۔

(۵) پھر ایک مباحثہ کا ذکر کرتے ہوئے اکیوفی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جب وہ مباحثہ غیر احمدیوں اور ان کی پارٹی کے درمیان ہوا تو انہیں بڑی کامیابی ہوتی۔ لیکن جب ہمارے مبلغ کے ساتھ نبوت کے مسئلہ پر بحث ہوئی تو ہمارے مبلغ کو بڑی زک اٹھانا پڑی۔

اس دنیا میں ہر ایک شخص کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے عقائد کی جس طرح چاہے تشہیر کرے اور چاہے تو اپنی تعریف بھی کرے لیکن کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ غلط بیانی سے کام لے کر دوسروں پر زد ڈالنے کی کوشش کرے بالخصوص جبکہ وہ غلط بیانی ایسے لوگوں کے سامنے کی جائے جن کو حقیقت حال کا علم نہ ہو۔ اور وہ ایسے دور کے علاقہ میں رہتے ہوں کہ ان کے لئے حقیقت کا معلوم کرنا دشوار اور ناممکن ہو۔

جیسا کہ میں نے اوپر [illegible] کیا ہے میں نے ان [illegible] کو پڑھتے ہی جان لیا تھا کہ ان [illegible] حقیقت سے بالکل دور ہے۔ [illegible]

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لانے کے بعد پاکستان میں واپس آیا ہوں۔ مگر مزید احتیاط کے طور پر میں نے پیغام صلح کے اس پرچہ کا جس میں یہ خطوط شائع ہوئے ہیں تراشا اپنے موجودہ مبلغ مقیم نائیجیریا مولوی نور محمد نسیم صاحب سیفی بی۔ اے کو بھیج کر ان سے حقیقت حال پر روشنی ڈلوائی تو انہوں نے جو خط ہمارے صیغہ تبشیر کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا اسے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

ہماری غرض ایسا کرنے سے کسی کا دل دکھانا یا کسی پر چوٹ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ محض حقیقت حال کا اظہار ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے غیر مبائع دوست ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ جو لوگ ان کو اس قسم کے خطوط لکھتے ہیں وہ ان کی کوئی خدمت نہیں بجا لا رہے اور نہ ہی ان سے کوئی ہمدردی یا خیر خواہی دکھلا رہے ہیں۔ بلکہ وہ انہیں دھوکہ دے رہے ہیں۔ جیسا کہ مکرم سیفی صاحب کے خط سے ظاہر ہو گا۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ جماعت سے نکال دیئے گئے تھے پھر بھی وہ غیر مبائعین سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ مسٹر "اکیوفی" نے لکھا ہے کہ ان کی پارٹی کے پریذیڈنٹ ایک صاحب جن کا نام مسٹر جبریل مارٹن ہے۔ کیا مسٹر مارٹن صاحب نے کبھی مولوی محمد علی صاحب یا ان کی پارٹی کے جنرل سیکرٹری صاحب کو لکھا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہیں۔

پس ہمارے غیر مبائع احباب کو ایسے لوگوں کی باتوں سے محتاط رہنا چاہئیے تا وہ انہیں دھوکہ نہ دے سکیں۔

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم
سابق مبلغ جماعت احمدیہ نائیجیریا

لیگوس ۵/۱۲/۴۸

مخدومی المکرم جناب وکیل التبشیر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنمکرم کا مکتوب نمبر ۷۹۶ محررہ ۸/۱۱/۴۸ معہ پیغام صلح کے ایک تراشہ کے ملا۔ جواباً گذارش ہے کہ مسٹر ٹی۔ اسی اکنی (پیغام صلح میں جو نام "اکیوفی" چھپا ہے وہ درحقیقت اکنی ہے A KANNI) نے جو خطوط کے اقتباسات پیغام صلح نے شائع کئے ہیں۔ 119, Stratchan

St. Elmute Mello

پر درزی کا کام کرتے ہیں۔ اکنی صاحب کی عمر تقریباً چالیس سال ہے گویا ۱۹۱۶ء میں وہ صرف آٹھ سال کے تھے۔ انہوں نے جو اپنے خط میں لکھا ہے کہ وہ ۱۹۱۶ء میں قادیانی جماعت نائیجیریا کے سرگرم ممبر تھے اس کی حقیقت اس بات سے واضح ہے کہ ان دنوں ان کی عمر تقریباً آٹھ سال تھی۔ ہندوستان کے لحاظ سے آٹھ سال کی عمر کافی سمجھی جا سکتی ہے۔ لیکن نائیجیریا میں آٹھ آٹھ سال کے لڑکے آج تک ننگے پھرتے ہیں۔ آنمکرم کا خط ملنے کے بعد اگلے ہی روز ہمارے سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت مسٹر اکنی صاحب کے پاس گئے تھے۔ تو اکنی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے بیعت ۱۹۴۳ء میں کی تھی۔ گویا وہ ہماری جماعت کے ممبر کبھی تھے ہی نہیں۔

الحاج جبریل مارٹن اور ان کی پارٹی

لیگوس کے باہر اکا دکا ان کے اشخاص موجود ہیں ایک دو جگہوں پر جماعتیں بھی ہیں۔ لیکن اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ان کے ممبروں کی اکثریت محض ان لوگوں پر مشتمل ہے جو مذہب سے لگاؤ نہیں رکھتے محض ہمدردی کے طور پر ان کے ساتھ ہیں۔ بہر حال وہ اپنا دل بہلائے چلے جا رہے ہیں۔

مارٹن پارٹی کا سیکنڈری سکول

حال ہی میں انہوں نے ایک سکول تعمیر کیا ہے جس کا نام ٹوٹو بو میموریل ہائی سکول ہے۔ سکول کی عمارت ابھی تک نامکمل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی آمد مستقل نہیں۔ دو تین صاحب مقدرت اصحاب یہ سارا کھیل چلا رہے ہیں۔ جب ان کی طرف سے روپیہ مل جاتا ہے تو عمارت کا ایک کونہ تعمیر ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ اپنی گرہ تھام لیتے ہیں تو یہ کام ملتوی کر دیا جاتا ہے۔ یہ صاحب مقدرت ممبر ہمیشہ اس بات کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ کاش ان کے لوگ پھر واپس آ جائیں یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لیں۔ محض شرم کی وجہ سے پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے ایک صاحب جن کو اس سارے کاروبار کا مرکز کہنا چاہئیے جب بھی ملتے ہیں تو پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی نئی کتاب آئی ہے یا نہیں۔ ترجمۃ القرآن انگریزی کی تین جلدیں انہوں نے خریدی تھیں اب اپنے بیٹے کے لئے جو وکیل ہیں ایک اور جلد خریدنا چاہتے ہیں۔ ابھی انہوں نے ترجمۃ القرآن کے چار سو کے قریب صفحات پڑھے تھے کہ ان سے میری ملاقات ہوئی۔ تو کہنے لگے This Trans-lation has killed that of Mr. Mohammad Ali یعنی اس ترجمہ نے مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کو مات کر دیا۔

"مناظروں" کی حقیقت

مدینہ سے آئے ہوئے عرب صاحب (ان کا نام محمد بن عبد الرحمٰن تھا) کی جو داستان اکنی صاحب نے لکھی ہے سراسر غلط ہے۔ صحیح حالات یہ ہیں (اجمالی طور پر میں اپنی ایک گذشتہ رپورٹ میں اس کا ذکر کر چکا ہوں)

جب یہ صاحب تشریف لائے تھے تو انہوں نے لیگوس کے مختلف حلقوں میں احمدیت کے خلاف لیکچر دیئے تھے۔ چنانچہ ان لیکچروں کو سن کر ایک "نوجوان مسلم" نے ایک مقامی اخبار (نائیجیرین ڈیلی ٹائمز) میں مندرجہ ذیل خط چھپوایا۔

"احمدیوں کے نام چیلنج"

جناب من! کچھ عرصہ سے لیگوس میں ایک نوجوان جو باعلم اور جوشیلے ہیں مدینہ سے آئے ہوئے ہیں ان کے عقائد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مرزا غلام احمد آف قادیان مسیح موعود اور مہدی نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنی بات کے ثبوت میں قرآن کریم اور احادیث سے حوالے پیش کئے ہیں اور یہ کتابیں احمدیوں کے لئے بھی مستند ہیں۔ اور انہیں میں سے حوالے دے دے کر احمدی لوگ دنیا کو بتاتے رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعودؑ اور مہدی ہیں۔ اب احمدی مولویوں کے لئے جہاد کا موقعہ ہے کہ وہ ثابت کریں کہ جو تعلیم وہ یہاں اکتیس سال سے پھیلا رہے ہیں اس کی بنیاد مضبوطی کے ساتھ قرآن کریم اور حدیث پر قائم ہے۔

یہ بھی سنا گیا ہے کہ یہ صاحب مدینہ احمدیوں کے ہر فریق سے لیگوس کے کسی ہی مقام پر مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔ اور یہ بات احمدیوں کے لئے نہایت تمسخر کا باعث ہو گی کہ وہ ان صاحب مدینہ کے دلائل کا رد نہ پیش کر سکیں۔

کیا احمدیت ایک فریب ہے یا حقیقت؟

(ایک نوجوان مسلم ۶/۵/۴۸)

اس خط کا جواب خاکسار نے ۱۰/۵/۴۸ کو لکھا (محولہ بالا خط اخبار میں ۱۰/۵/۴۸ ہی کو چھپا تھا) جو ایک روزانہ اخبار میں ۱۴/۵/۴۸ کو اور ایک ہفتہ وار اخبار میں ۱۵/۵/۴۸ کو شائع ہوا۔ روزانہ اخبار نے جس طرح میرے خط کو شائع کیا۔ اس کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

"احمدیوں کے نام چیلنج کے بارے میں نسیم سیفی کی اپنے متعلق وضاحت"

ایک معاصر میں احمدیوں کے نام چیلنج کے عنوان سے جو کچھ لکھا گیا تھا۔ اس کے بارے میں اپنے متعلق وضاحت کرتے ہوئے۔ این۔ ایم۔ نسیم سیفی احمدیہ مشنری آف ۴۵ اڈومانبو الوینیو، لیگوس نے لکھا ہے کہ انہوں نے تو اس چیلنج کو پہلے ہی سے قبول کر رکھا ہے۔ لیکن ان کے مذہبی مدمقابل نے حق و باطل کی تمیز پر تعاون نہیں کیا۔

"مولوی سیفی لکھتے ہیں۔ میں اس کام میں اس

نوجوان مسلم کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ جن کا خط گذشتہ سوموار کے روز ۔ زمیں نے یہ خط اس سوموار کے روز لکھ کر ایڈیٹر صاحب کو دیدیا تھا۔ لیکن چونکہ میرا خط دو چار روز بعد شائع ہوا۔ اس لئے ایڈیٹر صاحب نے "آج" کی بجائے "گذشتہ سوموار" کر دیا۔ (نسیم) احمدیوں کے نام چیلنج کے عنوان سے چھپا تھا۔ اور احباب کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ معاملہ کہاں تک طے پا چکا ہے"

مناظرہ کی ضرورت

"جب کہ مذکورہ صاحب مدینہ لیگوس آئے اور انہوں نے اپنی تبلیغ شروع کی۔ تو اس امر کی اطلاع مجھ کو ہماری جماعت کے بعض افراد نے اس خواہش کے ساتھ دی کہ ان کی تقاریر کا رد کیا جائے۔ میں نے اس بات کو کچھ زیادہ وقعت نہ دی اور ان سے کہا کہ ہر شخص کو تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ ہاں اگر انہوں نے مجھے متنازعہ فیہ امور پر مناظرہ کے لئے بلایا تو میں ایک لمحہ کی تاخیر کئے بغیر ان کے چیلنج کو قبول کر لوں گا۔ میرے یہ الفاظ صاحب مدینہ تک پہنچا دیئے گئے۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ کہ وہ خود تو مناظرہ کے لئے چیلنج دینے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن اگر احمدیوں نے کوئی چیلنج دیا۔ تو وہ قبول کر لیں گے"۔

"مجھے یقین ہے کہ لکھا پڑھا طبقہ اس منطق کو نہ سمجھ سکیگا۔ یہ صاحب احمدیت کی تردید کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اور اُمید یہ رکھتے ہیں۔ کہ احمدیت کی طرف سے ان کو چیلنج دیا جائے"۔

لیکن بہرحال چونکہ ہمارا مقصد لوگوں کو حقیقت کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔ میں نے ان کے اس رویہ کے باوجود ان کو دو (۲) مئی کو ایک خط لکھا۔ حضرت احمد علیہ السلام کے دعاوی کو پیش کرتے ہوئے اور احمدیوں اور غیر احمدیوں میں وجہ اختلاف بتاتے ہوئے میں نے لکھا۔ کہ آپ چونکہ مذہبی معلومات رکھتے ہیں اس لئے توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ آپ دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ آسانی سے معاملہ کو سمجھ سکیں گے۔ چنانچہ میں برادرانہ ہمدردی سے آپ کو حضرت مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ اور یہ مہدی علیہ السلام وہی ہیں۔ جنہوں نے احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی۔

اگر آپ کے دل میں حضرت احمد علیہ السلام کے دعاوی کے متعلق کوئی شکوک باقی ہوں۔ تو آپ کے سوالات کا ہر وقت خیر مقدم کیا جائے گا۔ اور اگر آپ پسند کریں کہ پبلک بھی آپ کے سوالات اور میرے جوابات سے مستفید ہو سکے۔ تو آپ مجھے اجازت دیں کہ میں گلوور میموریل ہال میں ایک دوستانہ مناظرہ کا انتظام کر لوں۔ اخراجات طرفین میں برابر برابر تقسیم کر دیئے جائیں گے"۔

"مجھے اس خط کا جواب عربی زبان میں لکھا ہوا ملا۔ جس میں مجھے اطلاع دی گئی تھی۔ کہ میں برطانوی حکومت کے زیر اثر زندگی بسر کرنے کو اپنی خوش قسمتی سمجھوں۔ کیونکہ اس حکومت میں ہر شخص جو چاہے عقیدہ رکھ سکتا ہے۔ اگر میں کسی اسلامی حکومت کے ماتحت ہوتا۔ جو اپنے آپ کو اسلام اور ایمان کا محافظ سمجھتی تو یا تو میرا سر قلم کر دیا جاتا۔ یا مجھے ملک بدر کر دیا جاتا"۔

"انہوں نے یہ بھی لکھا۔ کہ چونکہ قرآن کریم کا نزول عربی زبان میں ہوا تھا۔ اس لئے وہ صرف عربی ہی میں مناظرہ کریں گے۔ یعنی طرفین عربی میں ہی تقاریر کریں گے۔ اور کہ وہ عنقریب ہی نائیجیریا سے جانے والے ہیں"۔

"میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ ان صاحب کو اس وقت تک جہاز میسر نہ آئے۔ جب تک کہ مناظرہ نہیں ہو لیتا۔ اس خط کے لکھنے کے وقت تک میرے اور صاحب مدینہ کے درمیان پانچ خطوط کا مبادلہ ہو چکا ہے۔ یعنی میری طرف سے اور دو ان کی طرف سے ہیں۔ اپنے آخری خط کے جواب کا منتظر ہوں۔ لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ اب وہ اس راگ کو نہیں گائیں گے"۔

میں نوجوان مسلم سے بھی استدعا کرتا ہوں۔ اور لیگوس کی پبلک سے بھی کہ وہ صاحب مدینہ کو مناظرہ پر اکسائیں جو صاحب بھی اس بات میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہ حقیقتاً اسلام کی خدمت کریں گے۔ اور مجھ کو زیر بار احسان"۔

میرا یہ خط ویسٹ افریقن پائلٹ کے ۱۴ رمئی ۱۹۴۸ء کے شمارہ میں چھپا تھا۔

جب کئی روز گزرنے کے بعد میرے اس خط کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ تو میں نے اپنے پبلک لیکچروں میں لوگوں کو اس بات کی ترغیب دلانے کے لئے کہ وہ صاحب مدینہ کو مناظرہ کے لئے اُکسائیں۔ اعلان کرنا شروع کر دیا۔ کہ جو صاحب مناظرہ کے لئے ان کو آمادہ کر دیں گے۔ ان کو دس شلنگ انعام دیا جائے گا۔ پھر یہ انعام دس شلنگ سے ایک پونڈ بھی کر دیا گیا۔ لیکن مناظرہ نہ ہونا تھا اور نہ ہوا۔

الکنی صاحب کا یہ لکھنا۔ کہ نبوت کے سلسلہ میں جب قادیانیوں کی اس سے بحث ہوئی۔ تو اس میں وہ کامیاب ہو گیا۔ اس کا غیر احمدی پبلک پر بہت بڑا اثر ہوا۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ ہمارا صاحب مدینہ سے نہ کوئی پرائیویٹ اور نہ کوئی پبلک مناظرہ ہوا۔ لیگوس کی فضا ابھی تک ہمارے چیلنج سے گونج رہی ہے اور خدا کے فضل سے گونجتی رہے گی۔ صاحب مدینہ کے جانے کے بعد میں نے اپنے لیکچروں میں اس بات کا بھی اعلان کیا کہ یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ وہ صاحب چلے گئے ہیں تو ہمارا چیلنج ختم ہو گیا۔ ہم لیگوس کے تمام مخالفین کو اپنے چیلنج کا مخاطب سمجھتے ہیں۔ اور مناظرہ کے لئے تیار ہیں

مسٹر شوڈنڈے سے مناظرہ

یہ کتنی عجیب بات ہے کہ میرے ساتھ کئی روز تک خط و کتابت کرنے کے باوجود وہ صاحب مناظرہ پر آمادہ نہ ہوئے۔ اور ادھر مسٹر شوڈنڈے جو کہ احمدیت سے مرتد ہیں۔ کے ایک ہی خط پر انہوں نے مناظرہ کرنا قبول کر لیا چنانچہ یہ مناظرہ ۲۱ مئی ۱۹۴۸ء کو ہوا۔ ہمارے بعض دوست بھی موجود تھے۔ اور نہ صرف مسٹر شوڈنڈے کے ساتھی بلکہ بعض غیر احمدی بھی جلسہ تے ہیں۔ کہ جب شوڈنڈے سے مناظرے میں چل نہیں سکتا تھا۔ تو ہمارے دوست اسے حوالے بتاتے تھے۔ اور جب وہ بالکل ہی کچھ نہ کر سکا۔ تو مسٹر بالوگون دہماری جماعت کے سیکرٹری تعلیم و تربیت امارت کے ایک سیکرٹری ہیں) میرے گھر آئے کہ میں ان کو حوالے کی کتابیں دوں۔ تا وہ مسٹر شوڈنڈے کو شکست سے بچا سکیں۔ لیکن کیونکہ وہ بالکل رہ جاتا ہے۔ اس مناظرہ کی رپورٹ جو یہاں کے ایک روزانہ اخبار میں شائع ہوئی۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"مہدی کے زمانہ کے متعلق احمدیوں کے مناظرہ کا شور و غوغا پر اختتام"

جمعہ کے روز ۲۱ مئی کی شب اتمام حلقوں میں سے آئے ۲۰۰۰ ہزار سے زیادہ مسلمانوں نے اسالے گان گان (ISALE GAN GAN) میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مہدی (علیہ السلام) کے زمانے کے متعلق ایک مذہبی مناظرہ سنا غیر احمدیوں کی طرف سے حاجی کمال الدین اور ایک عرب مبلغ مناظر تھے۔ طرفین کے سامنے چار چار میز ضخیم کتابوں سے لدے پڑے تھے۔ لیکن مناظرہ کا اختتام صرف شور و غوغا پر ہوا۔

مناظرہ کی طرح یوں پڑی۔ کہ کسی صاحب نے عرب مبلغ سے اس بات کا ذکر کیا۔ کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ جو اپنے آپ کو احمدی کہلاتے ہیں۔ یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ مہدی (مسیح موعود) کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور کہ (حضرت) مرزا غلام احمد آف انڈیا مہدی معہود تھے۔ اس بات کی تحقیقات کر لینے کے بعد عرب مبلغ صاحب نے لیگوس میں اس "مخالف قرآن بدعت" کے خلاف تبلیغ شروع کر دی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ عقیدہ محض جہالت پر مبنی ہے۔ چنانچہ اس تبلیغ کا ایک نتیجہ اس مناظرہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔

EAU TE NETTA کے احمدی امام وائی بی او۔ شوڈنڈے نے مناظرہ کا آغاز کیا۔ لیکن کچھ دیر بعد ان کی جگہ ایک اور صاحب نے لے لی۔ احمدی مناظر اس بات کی کوشش میں تھا۔ کہ مناظرہ عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی اور ان کی آمد ثانی کے موضوع پر ہو۔ لیکن اس موضوع کو غیر متعلق قرار دیکر مسترد کر دیا گیا۔

عرب مبلغ صاحب اس بات پر زور دے رہے تھے کہ مناظرہ کا موضوع قرآن کریم اور حدیث رسول اکرم اور ان کے اقوال سے (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب آف مغربی پنجاب۔ ہندوستان کے دعاوی کا ثابت کرنا ہے۔ انہوں نے اس موضوع پر متعدد سوالات پیش کئے۔

یہ ہے وہ رپورٹ جو لیگوس کے پریس میں چودہ مئی کو چھپی تھی۔ اب اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ الکنی صاحب کا یہ کہنا کہ ہم سے بحث کے دوران میں اس کو سخت زک اُٹھانی پڑی کہاں تک درست ہے۔

بعض دیکھنے والے اس رپورٹ کو شاید اس نظر سے دیکھیں کہ یہ مخالف پریس کی رپورٹ ہوگی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اور اگر ایسا ہو بھی تو یہاں کے ایک روزانہ اخبار کو جو مسٹر مارٹن پارٹی کے ایک سرگرم ممبر کی چیف ایڈیٹر شپ میں چھپتا ہے۔ درست رپورٹ چھاپ دینی چاہیے تھی۔ یا اس غلط رپورٹ کی تردید کر دینی چاہیے تھی۔ لیکن اس اخبار میں ایک لفظ بھی نہ چھپا تھا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ مناظرہ نہ صرف کامیاب نہ رہا تھا۔ بلکہ مارٹن پارٹی کی ذلت کا باعث بھی تھا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ یہ رپورٹ مخالف اخبار میں نہ چھپی تھی۔ بلکہ جس اخبار Daily Comet میں یہ رپورٹ چھپی تھی۔

اس کے منیجر جو در حقیقت اس اخبار پر پوری طرح قابض ہیں مارٹن پارٹی کے ایک معزز ممبر ہیں۔ ان کا نام ہے مسٹر ایل بی سلامی

عرب مبلغ کے یہاں آنے کے بعد

عرب مبلغ صاحب کے یہاں آنے پر ان کے لیکچروں کا جو اثر پبلک پر ہوا۔ اس کا اندازہ کرنے کے لئے ایک معیار یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کی تعداد معلوم کی جائے۔ جو اس وقت سے آج تک ہماری جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اور مجھے یہ تحریر کرتے ہوئے خوشی معلوم ہوتی ہے کہ ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء سے لیکر ۲۱ اگست ۱۹۴۸ء تک محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت میں چونسٹھ افراد شامل ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک

اگر آپ کرم مناسب سمجھیں تو میری گزارش اہل پیغام تک پہنچا دیں کہ وہ الکنی صاحب کے خطوط کو خاص کر پبلسٹی کمیٹی کے نام لکھے گئے خط کو جس میں عرب صاحب سے مناظرہ کا ذکر ہے۔ اپنے انگریزی اخبار میں شائع کریں۔ اور اس کی ایک کاپی مجھے ارسال کریں تاکہ میں اس خط کو یہاں کے پریس میں چھپوا کر یہاں کے لوگوں سے پوچھوں کہ کتنے احباب نے میرے اور عرب صاحب کے درمیان مناظرہ کو سنا تھا۔ اور میں ان کا خط مارٹن پارٹی کے افراد کو بھی دکھا سکوں گا۔ میں نے جب ان کے لیگوس کے مشنری انچارج حاجی بی۔ ڈی رشوڈی سے اس بات کا ذکر کیا۔ کہ ان کے کس ممبر نے ایسے ایسے خطوط لکھے ہیں تو وہ کہنے لگے۔ کہ وہ یقیناً کوئی بیوقوف ہوگا۔ اور جب میں نے یہ بتایا کہ اس نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مجھ سے عرب صاحب کی بحث ہوئی تھی۔ اور موضوع نبوت تھا۔ لیکن مجھے منہ کی کھانی پڑی۔ حالانکہ جب ان سے مناظرہ ہوا تو انہوں نے عرب صاحب کو شکست دی۔ یہ باتیں سُن کر رشوڈی صاحب کہنے لگے۔ کہ وہ بہت برا آدمی ہے۔ اور کہنے لگے کہ ہمارا اور آپ کا تنظیمی اختلاف ہے نہ کہ عقائد کا۔

حال ہی میں مسٹر شوڈنڈے نے (جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے) ایک پمفلٹ لکھا تھا جس میں اس بات کا اظہار کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہ تھے۔ چنانچہ مسٹر شوڈنڈے کو ایگزیکٹو کمیٹی میں بلا کر ڈانٹ بلائی گئی۔ کل ہی حاجی رشوڈی صاحب نے بتایا کہ شوڈنڈے صاحب کا معاملہ کمیٹی میں پیش ہے۔

میں نے شوڈنڈے صاحب کے پیش نظر یہاں کے ایک ہفتہ وار اخبار میں ان سے کچھ سوالات کئے تھے۔ اور ان سوالات میں یہ بھی ان سے پوچھا تھا۔ کہ کیا یہ درست ہے۔ کہ اس پمفلٹ کی اشاعت کی وجہ سے مارٹن پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ان کو معافی مانگنے پر مجبور کیا تھا اور انہوں نے معافی مانگی بھی تھی اس مضمون کی اشاعت سے قبل شوڈنڈے صاحب کو اور حاجی کی کتنی اتنی نکلی۔ اس کا کوئی جواب نہیں ملا اور نہ کسی جواب کے ملنے کی امید ہے۔ اس بات کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ الکنی صاحب کے ہمارے سیکرٹری صاحب تبلیغ سے کہا کہ انکی ایگزیکٹو اس بات پر غور کر رہی ہے۔ کہ وہ کس طرح واپس آ سکتے ہیں یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دوبارہ بیعت کر سکتے ہیں۔ انفرادی طور پر یہ لوگ ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ ہم تو خلافت کو بھی مانتے ہیں۔ وہ بعض اس بات پر مصر ہیں کہ ان کی بیعت کو قائم ہی سمجھا جاتا ہے

گو ابھی انکے مقدمہ کی ابتک کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی لیکن امید ہے آپ دعاؤں میں یاد رکھیں گے کہ ہم فتح پائیں گے اور نگاہ ہے کہ الفضل اور سن رائز میں بھی اعلان کر دیئے ہوں گے۔ — خاکسار نور محمد نسیم

برطانیہ میں ہر ماہ سترہ کروڑ روپے کا کپڑا تیار ہوتا ہے

لندن ۵ فروری:- برطانیہ میں کپڑے کی صنعت بڑی سرعت سے ترقی کر رہی ہے پچھلے سال ہر مہینے سولہ کروڑ نوے لاکھ روپے کا کپڑا تیار ہوتا رہا جو ۱۹۴۷ء کی رفتار سے دگنا تھا۔ اب برطانیہ کا ارادہ ہے کہ اس سال کے آخر تک ساڑھے انیس کروڑ روپے ماہانہ مالیت کا کپڑا تیار ہونے لگے۔

ٹیکسٹائل کے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں پر مندرجہ حقائق کا انکشاف کرتے ہوئے معاشی سیکرٹری مسٹر ڈگلس جے نے کہا کہ شاندار نتائج کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ کپڑے کی صنعت میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد بڑھ گئی ہے اور اس کا سہرا ان لوگوں کے سر ہے جنہوں نے بھرتی کی مہم میں حصہ لیا۔ بیس مزدوروں کی تعداد میں بیس ہزار کا اضافہ ہوا۔ دسمبر ۱۹۴۷ء میں ان کی تعداد دو لاکھ ۶۷ ہزار تھی اور دسمبر ۱۹۴۸ء میں یہی تعداد دو لاکھ ۹۰ ہزار تک جا پہنچی۔

اون کی صنعت نے بھی بڑی ترقی کی۔ بنے ہوئے اونی کپڑوں کی پیداوار ۱۹۴۸ء میں باون کروڑ اسی لاکھ گز تھی۔ اور دوسرے سال سالانہ پچتر کروڑ گز کپڑا تیار کیا گیا۔ اس صنعت میں دس ہزار مزید مزدور داخل ہوئے ہیں۔

"برطانیہ میں مصنوعی ریشم کی صنعت نے پچھلے دس سال میں حیرت انگیز رفتار سے ترقی کی۔ اور ۱۹۴۸ء میں اس میں بھی تین کروڑ پاؤنڈ وزنی مصنوعی ریشم کا اضافہ ہوا۔"

بلوچ مشاورتی بورڈ کی تشکیل

کراچی ۵ فروری:- بلوچستان مسلم لیگ کے نائب صدر میر قادر بخش نے آج اخبار کو ایک بیان دیتے ہوئے بلوچستان مشاورتی بورڈ کی تشکیل میں تاخیر کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ اس تاخیر کی وجہ سے بلوچی باشندوں میں بے اطمینانی پھیل رہی ہے۔ کیونکہ انہیں خدشہ ہے کہ جرگہ کا طریقہ جاری رہیگا میر قادر بخش نے اپیل کی ہے کہ گورنر جنرل اور وزیر اعظم کے وعدوں کے مطابق بلا تاخیر بورڈ کی تشکیل کے عمل میں لائی جائے۔ (استقلال)

نجیب کے متعلق بنیادی اختلاف تصفیہ کی سب سے بڑی رکاوٹ

لندن ۵ فروری:- اگرچہ روڈس میں مصری اور یہودی نمائندوں کے درمیان مذاکرات کی صورت حال کے متعلق سرکاری طور پر بہت کم اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ لیکن یہ یقین قوی ہوتا جا رہا ہے۔ کہ نجب میں عارضی صلح کی لائنوں کے متعلق بنیادی اختلاف ایک عارضی تصفیہ کی راہ میں بھی رکاوٹ بن رہا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ عرب اتحاد میں انتشار پیدا ہو جانے کی وجہ سے مصر کی حیثیت کمزور ہو گئی ہے۔ کیونکہ وہ اب اکیلا رہ گیا۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے جو انفرادی طور پر گفت و شنید کرنے والی ہر عرب حکومت پر عائد ہوتا ہے۔ یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ عربوں کی سودے بازی کی قوت مقصد کی یکجہتی میں پوشیدہ ہے۔ (استقلال)

سندھ اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا

کراچی ۴ فروری:- معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کا جو اجلاس ۱۴ فروری کو منعقد ہونے والا تھا۔ وہ اب ۱۷ فروری تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس کا سبب صوبائی وزارت کے نظام میں آج کی اچانک تبدیلی ہے۔ (استقلال)

بعدالت جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہا ضلع گجرات

فتح داد ولد کھیلا۔ فضل الٰہی ولد شمس دین۔ محمد خان ولد غلام علی اقوام گوجر سکنائے چھپیاں تحصیل گجرات

مدعیان

بنام

گیان چند ولد حاکم۔ ہری چند ولد لامول اقوام جھیور سکنائے چھپیاں حال مشرقی پنجاب۔ کرم حیات ولد اروڑہ قوم جھیور سکنہ چھپیاں۔ چوہدری عبد الغنی ولد نواب سر فضل علی قوم گوجر سکن گجرات۔ اکبر علی المعروف محمد اکبر ولد محمد حیات۔ نور داد ولد فتح علی محمد حیات ولد تاج دین۔ رکھا ولد علم الدین۔ فتح علی محمد علی۔ احمد خان۔ پھلو پسران صدر دین۔ کھیلا۔ لال دادا پسران گاماں محمد حسن ولد بہاول بخش غلام قادر فضل الٰہی۔ فضل قادر۔ حاکم علی پسران غلام حسین۔ فضل الٰہی۔ محمد اشرف بالغان۔ عطا الٰہی نابالغ پسران محمد خان نابالغ بولایت۔ فضل الٰہی برادر خود۔ محمد شریف۔ محمد رفیق۔ محمد نذیر پسران محمود علی محمد اسلم ولد محمد حیات۔ غلام حیات ولد فضل دین فضل دین۔ رحمت۔ محمد حسین۔ نیاز علی پسران بڈھا برکت علی ولد گاماں۔ بوٹا ولد محمد بخش۔ عبد الصمد ولد محمد حیات۔ مسماۃ جنت بی بی دختر نور داد محمد علی۔ محمد حیات۔ محمد عالم پسران مولا داد۔ محمد اشفاق پسران کرم داد۔ رحمداد ولد کھیلا۔ لدھا ولد غلام رسول۔ دفتا ولد غلام حیات۔ محمد حسن ولد فتح علی۔ بولا ولد شرف علی۔ محمد عالم ولد کرم علی مسماۃ نذیر بیگم نابالغ دختر فضل بیگم بولایت محمد حیات ولد غلام محمد داد خود محمد حیات ولد غلام محمد۔ مشرف علی ولد شاہ محمد۔ مسماۃ حیات بیگم بیوہ فتح محمد۔ برکت علی ولد نور داد۔ فضل احمد۔ رحمت پسران بوایا رحمت خان۔ راجہ پسران لدھا۔ فتح علی ولد سمندا عنایت ولد شمس دین۔ علماں ولد کرم داد۔ احمد ولد اللہ بخش اللہ دتا ولد بڈھا اقوام گوجر سکنائے مذکور اکبر علی ولد غلام حسن گوجر سکنہ مذکور۔۔

. . . . مدعا علیہم

دعویٰ دخل اراضی واقعہ قلعہ چھپیاں

مقدمہ بالا میں مدعا علیہم ترک سکونت کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں۔ اور ان کی تعمیل دیگر ذرائع سے ممکن نہیں اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ جملہ مدعا علیہم مورخہ ۲۸/۲/۴۹ کو بمقام جلالپور جٹاں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جواب دعویٰ کریں۔ بصورت عدم حاضری کاروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

۲۰—۱—۴۹

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۸۴-E/۱۱۹-VIII (E I) لاہور مورخہ ـــ جنوری ۱۹۴۹ء

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	زمرہ	تعداد اسامیاں
۱	سٹیشن ماسٹر گروپ کے طلبار	۱۵۰
۲	کمرشل کلرک	۳۰۰
۳	سگنلر	۶۰

۲۔ عمر کی قیود

۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء کو عمر اٹھارہ سے ۲۳ برس تک ہونی چاہیئے۔ اچھوت امیدواروں کی صورت میں حدِ عمر میں ۳ برس کی نرمی برتی جا سکتی ہے۔

۳۔ تعلیمی قابلیت

میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن جونیئر کیمبرج یا اس کی مساوی حیثیت کا کوئی امتحان

۴۔ درخواست کنندوں نے اپنا نام اگر ابھی تک درج نہیں کرایا تو انہیں اپنے قریب ترین ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں اپنا نام درج کرانا ہوگا اور اپنی درخواستوں کے ہمراہ نام درج ہونے کا تحریری ثبوت بھی منسلک کرنا ہوگا درخواستوں کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۱ فروری ۱۹۴۹ء ہے

۵۔ درخواستیں مخصوص فارم پر بھیجنی چاہئیں۔ یہ فارم ایکروبیہ فی فارم (اچھوت امیدواروں کے لئے چار آنے فی فارم) کے حساب سے بڑے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے مل سکتے ہیں۔ درخواستیں سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول کے ساتھ نزدیک ترین ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور، راولپنڈی، ملتان، کراچی یا کوئٹہ کے نام بذریعہ ڈاک بھیجنی چاہئیں۔ یہ درخواستیں بند لفافوں میں بھیجی جائیں اور درخواست کی نوعیت کے مطابق لفافہ پر یہ الفاظ لکھ دینے چاہئیں "سٹیشن ماسٹر گروپ کے طلبہ کے لئے"۔ "عارضی کمرشل کلرکوں کیلئے"۔ "عارضی سگنلروں کے لئے"

۶۔ امیدواروں کو ۷ مارچ ۱۹۴۹ء اور اسکے بعد کی تاریخوں پر ڈویژنل سلیکشن بورڈوں کے سامنے ڈویژنل ہیڈکوارٹرز پر انٹرویو کے لئے پیش ہونا پڑے گا۔ ڈویژنل سلیکشن بورڈ سلیکشن کی غرض سے فری پاس جاری نہیں کرینگے لیکن یہ فری پاس سٹیشن ماسٹر گروپ کے صرف ایسے طلبار کے لئے جاری کئے جائیں گے جنہیں لاہور کا مرکزی سلیکشن بورڈ سلیکشن کے لئے بلائیگا۔ امیدواروں کو اپنے ہمراہ اصلی سرٹیفکیٹ خصوصاً میٹریکولیشن سرٹیفکیٹ لانا چاہیئے۔ ان اسامیوں کے لئے جن امیدواروں کو بالآخر منتخب کیا جائیگا۔ انہیں ایک میڈیکل ٹسٹ بھی دینا ہوگا اگرچہ اور سب باتیں مساوی ہوں گی۔ لیکن ریلوے ملازمین کے بیٹوں اور پوتوں کو ترجیح دی جائے گی۔

۷۔ ڈویژنل ہیڈکوارٹرز یا لاہور میں قیام کی صورت میں امیدواروں کے جو مصارف اٹھیں گے۔ وہ انہیں خود ہی برداشت کرنے ہوں گے۔

۸۔ منتخب امیدواروں کو والٹن ٹریننگ سکول میں داخل ہونے سے پہلے تیس روپے کی رقم ضمانت سٹامپ کی قیمت ایک روپیہ اور دس روپے کی میس سیکورٹی جمع کرانی ہوگی۔ سکول میں ٹریننگ پانے کے عرصہ کے دوران میں اٹھارہ روپے ماہوار خوراک الاؤنس دیا جائے گا۔ اور اس میں میسنگ کے مصارف کے طور پر ساڑھے بارہ روپے ماہوار کاٹ لئے جائینگے۔ ملازمت کی گارنٹی نہیں ہوگی۔ لیکن جن امیدواروں کو کامیابی کے ساتھ زمانہ تربیت ختم کرنے پر رکھ لیا جائے گا۔ انہیں چالیس روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ جس کا سکیل ۳۰-$2\frac{1}{2}$-۵۰-۲-۶۰ روپے ہوگا۔ مہنگائی الاؤنس اور دیگر الاؤنس اس کے علاوہ ہوں گے۔ نیز قواعد کے تحت رعائتی نرخوں پر اشیائے خوراک لینے کا استحقاق بھی ہوگا۔ تنخواہ کے اس سکیل میں تنخواہ کمشن کی سفارشات میں ترمیم بھی ہو سکتی ہے۔

۹۔ ۱۵ مارچ ۱۹۴۹ء کو والٹن ٹریننگ سکول میں کورس شروع ہو جائیں گے۔ کامیاب امیدواروں کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی بھی سٹیشن پر ملازم رکھا جا سکتا ہے۔

جنرل منیجر (P)

فون نمبر ۴۵۶۰

ہندوستان میں جائداد کا تبادلہ

ہمارے پاس بیشمار مکان۔ دوکان اور کارخانے پاکستان کے ہر شہر میں موجود ہیں جو کہ آپ کو اپنی جائداد کے بدلے میں آسانی سے ہمارے ذریعہ مل سکتے ہیں تفصیلات کیلئے

پراپرٹی ڈیلرز سنڈیکیٹ کو لکھیں ـــ میکلوڈ روڈ لاہور

ہارڈ کوک

اعلان

ہم بہترین قسم کا ہارڈ کوک بہت بڑی مقدار میں فونڈریوں اور کارخانوں کے لئے بلجیم سے منگوار ہے ہیں۔ جو کہ فروری ۱۹۴۹ء میں کراچی (پاکستان) میں پہنچ جائیگا۔ ہارڈ کوک استعمال کرنیوالے فونڈریوں اور کارخانوں کے مالکان ہمارے پاس اپنے آرڈر ابھی سے بک کرا دیں تا کہ مال بک جانے کے بعد ان کو مایوسی نہ ہو۔

ہارڈ کوک کا نمونہ ہمارے دفتر میں موجود ہے جو ہر وقت ملاحظہ کیا جا سکتا ہے

بٹالہ انجنیئرنگ کمپنی لمیٹڈ

۶۔ گنگا رام ٹرسٹ بلڈنگ دی مال لاہور

قرۃ عینی بک یا رسول اللہ

سرمہ مصطفائیؐ رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ پھولا (جو پکی نہ ہو) موتیا بند۔ سرخی۔ چشم۔ کمزوری نظر۔ نزول الماء شب کوری (رات کا اندھراتہ) روز کوری (دن کا اندھراتہ وغیرہ) امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ تبھی تو علامہ اقبال فرما گئے ہیں ؎

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

شب کا استعمال صبح کو فی الحقیقت شانِ مصطفائی دکھاتا ہے۔ خورد و کلاں۔ پیر و جوان۔ مرد و زن سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ ضرورت مند حضرات آزما کر آج ہی اعجاز مصطفائی ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت شیشی خورد عا دو روپے اور شیشی کلاں تین روپے آٹھ آنے۔ نو آنے محصولڈاک۔ بذمہ خریدار

المشتہر:۔ منیجر دواخانہ مصطفائی رجسٹرڈ محلہ دار الشکوہ عقب لنڈا بازار لاہور

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

یکم مارچ سے گندم کی قیمت کم کردی جائیگی

نئی فصل پر قیمت میں اور بھی کمی کی توقع

لاہور ۵ فروری۔ محکمہ اطلاعات سول سپلائی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ گذشتہ دسمبر میں افسوس ہے کہ حکومت کو گندم کی تھوک قیمت مجبوراً پندرہ روپیہ فی من کرنی پڑی تھی۔ کیونکہ گندم منگوانے میں بہت زیادہ خرچ اٹھانا پڑا تھا۔ اس معاملہ پر متواتر غور ہوتا رہا ہے جس کے نتیجہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ گندم کی تھوک قیمت یکم مارچ سے چودہ روپیہ فی من کردی جائیگی یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ نئی فصل پر قیمت اور بھی کم کردی جائے گی۔ یہ فیصلہ اسلئے کیا گیا ہے کہ باہر سے تسلی بخش مقدار گندم کی درآمد ہو گئی ہے۔ آئندہ نئی فصل کے آثار بھی اچھے ہیں۔ ساتھ ہی اچھی قسم کے چاولوں کی قیمت -/۲ روپیہ فی من کے حساب سے زیادہ کردی گئی ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں اچھی قسم کے چاول محض نفاست پسندی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نانکنگ میں کمیونسٹوں کے داخلہ کا انتظار

نانکنگ ۵ فروری۔ نانکنگ میں کمیونسٹوں کے داخلہ کا انتظار کیا جا رہا ہے شہر میں حکومت کا ایک بھی بڑا افسر موجود نہیں ہے نصف کابینہ کنٹین میں ہے اور بقیہ نصف جنوب میں بکھری ہوئی ہے۔ اور قوم پرست چین حقیقتاً اس وقت بغیر کسی مرکزی نظام کے رہ گیا ہے۔

پروپیگنڈہ کی مہم پورے زور و شور سے جاری ہے۔ پوسٹروں اور پمفلٹوں کے سیلاب میں کمیونسٹوں کے طرز زندگی کی تعریف کی جاتی ہے۔ اور دوسری تمام سیاسی جماعتوں پر حملہ کیا جاتا ہے۔ کمیونسٹ اخبار بھی فروخت ہو رہا ہے۔

نئی کاغذی کرنسی جاری کردی گئی ہے پیکنگ کے عسکری کنٹرول کی کمیٹی کے رئیس جنرل یہہ جائن ینگ کو شہر کا رئیس بلدیہ مقرر کیا گیا ہے۔

اطلاع مظہر ہے کہ دو کمیونسٹ فوجیں مانکو کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ ایک مغرب کی جانب سے اور دوسری شمال کی جانب سے (اسٹار)

درخواست دعا

مکرم چوہدری اسد اللہ خاں بیرسٹر کل ۵ بجے امریکہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں ایک نہایت ہی ضروری کام انجام دہی کیلئے تشریف لیگئے ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ آپکی کامیابی اور کامران واپسی کیلئے دعا فرمائیں

خاکسار ثاقب زیروی

چین میں پٹرول نکالنے کی کوشش

نانکنگ ۵ فروری۔ چینی ماہروں کا خیال ہے کہ اس وقت چین میں تائیمان کے جنوب میں پٹرول حاصل کرنے کے لئے جو چشمے کھودے جا رہے ہیں اگر ان میں کامیابی ہو گئی تو عرب سے پٹرول کی درآمد میں کمی واقع ہو جائے گی۔ چینی پٹرولیم کمپنی اس وقت تائیمان اور کوشینگ کے درمیان تامو کے مقام پر کنوئیں کھود رہی ہے۔ اس وقت کوشینگ کا پٹرول صاف کرنے والا کارخانہ جو چین میں سب سے بڑا کارخانہ ہے مشرق وسطی سے دو لاکھ اور تین لاکھ کے درمیان خام پٹرول درآمد کرتا ہے۔ (اسٹار)

شرق اردن اور عراق یہودیوں سے گفت و شنید کیلئے تیار ہیں!

عمان ۵ فروری۔ امید ہے کہ شرق اردن اور عراق اسرائیل کے ساتھ صلح کی گفت و شنید کرنے کی خواہش کا اعلان کردیں گے۔ عمان اور جدہ سے بیک وقت اعلان کی امید ہے۔ شاہ عبد اللہ اس وقت ایک ریگستانی جائے ملاقات پر عراقی ریجنٹ امیر عبد اللہ کے ساتھ صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے عراقی ریجنٹ پر زور دیا ہے کہ وہ فلسطین کے ثالث ڈاکٹر رالف بنچ کی صلح کی گفتگو میں شرکت کرنے کی دعوت کو قبول کرلیں۔ شاہ عبد اللہ کو بھی یہ دعوت دی گئی تھی اور انہوں نے اس کو بڑی خوشی کے ساتھ منظور کر لیا ہے۔

گڑ اور شکر کی درآمد ممنوع قرار دیدی گئی

لاہور ۵ فروری۔ محکمہ سول سپلائی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مغربی پنجاب میں انڈین یونین کے علاقے جگری جس کو عرف عام میں گڑ اور شکر کہا جاتا ہے کی درآمد حکومت پاکستان نے ممنوع قرار دے دی ہے۔ عوام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ ایسا کرینگے تو سزا کے مستوجب ہوں گے۔

بلوچستان میں مسلسل بارش اور برفباری

کوئٹہ ۵ فروری۔ مسلسل با موقع بارش اور برفباری پر اظہار تشکر کے طور پر سارے بلوچستان میں یکم اور ۲ فروری کو دعائیں مانگی گئیں۔

آج کوئٹہ میں مسلسل بارش اور برفباری کا چوتھا دن ہے۔ بہت سے چشمے اور تالاب جو گذشتہ کئی سال سے خشک پڑے تھے لبریز ہو گئے ہیں (اسٹار)

مشرق وسطی کی افواج میں جرمنوں کی بھرتی

برطانیہ نے روسی الزام کی تردید کی

لیک سکس ۵ فروری۔ برطانیہ نے کل اس روسی الزام کی تردید کردی کہ جرمن جنگی مجرموں کو اسرائیل حکومت کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مشرق وسطی میں بھرتی کیا جا رہا ہے۔ مجلس تحفظ کے برطانوی وفد نے اس پروپیگنڈے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ جرمنوں کو ان کی رضامندی کے بغیر مشرق وسطی کی فوجوں میں بھرتی کیا جا رہا ہے۔ کہا کہ مشرق وسطی کی سروس میں جو جرمن کام کر رہے ہیں ان کی تعداد پانچ سو تھی اور یہ ٹیکنیشن ہیں جو نہر سویز کے علاقہ میں رضاکارانہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

کراچی میں افغانستان کے وزیر کی آمد

کراچی ۵ فروری۔ پاکستان کے نائب وزیر اعظم سردار اسد اللہ خان کل یہاں پہنچے۔ ان کے ہمراہ ان کی بیگم اور صاحبزادی ہیں۔ (اسٹار)

اسٹرلنگ مذاکرات کیلئے برطانوی وفد کی آمد

کراچی ۵ فروری۔ برطانوی اسٹرلنگ وفد جو مذاکرات کے لئے لنکا آیا ہوا ہے وہ یوم کے لئے آج کراچی پہنچنے والا ہے معلوم ہوا ہے کہ وفد اپنے قیام کے دوران میں وزارت مالیات پاکستان کے ساتھ مشترکہ مفاد کے معاملات پر گفتگو کرے گا۔ (اسٹار)

لیکن وہ اپنا عام اعلان عراق کے اعلان کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ گمان غالب ہے کہ شاہ عبد اللہ یہ پسند کریں گے کہ گفت و شنید رہوڈس ہو جہاں بیت المقدس میں ملاقات کا مشورہ دیں گے جہاں ان کو ذاتی عزت حاصل ہے۔ (اسٹار)

حزب مخالف کا لیڈر فرار ہو گیا

بوڈاپسٹ ۵ فروری۔ ہنگری پارلیمنٹ میں حزب مخالف کے لیڈر ایم۔ ڈان بارنکووکس اپنے ملک سے بھاگ کر وی آنا پہنچ گئے ہیں انہوں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ ہنگری کی حکومت کا رویہ کیتھولک پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کے اس قدر خلاف ہو چکا ہے کہ ہمارے لئے عزت محفوظ رکھنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنے وطن کو خیر باد کہہ دیں۔ چنانچہ اس آخری چارہ کار پر عمل ناگزیر ہو گیا ہے (اسٹار)

ہندوستان کے تجارتی مذاکرات

نئی دہلی ۵ فروری۔ بحیرہ فارس، بحیرہ قلزم اور مشرق بعید کی تجارت کے متعلق ہندوستانی ہائی کمشنر کرسٹنا مینن اور برطانوی جہاز رانی کے مفادات کے افسر کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے۔

(اسٹار)

لنکا کو مسٹر ایٹلی کا پیغام مبارکباد

لندن ۵ فروری۔ مملکت لنکا کی پہلی سالگرہ آزادی پر ایک پیغام ارسال کرتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر ایٹلی نے حکومت برطانیہ اور برطانوی عوام کی جانب لنکا کیلئے فلاح و بہبود کی خواہش ظاہر کی ہے انہوں نے اپنے پیغام میں کہا ہے۔ "دولت مشترکہ کے سب شہریوں کی حیثیت سے ہم بڑے فخر کیساتھ دیکھ رہے ہیں کہ لنکا نے جو دولت مشترکہ کا سب سے چھوٹا ملک ہے کس طرح پہلی بار آزاد ریاست کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھایا ہے"

میانوالی اور مظفر گڑھ کے درمیان سڑک کی تعمیر

لاہور ۵ فروری۔ میانوالی اور مظفر گڑھ کے درمیان براہ راست ذرائع آمد و رفت جاری کرنے کی غرض سے ان شہروں کے درمیان سڑک کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ مغربی پنجاب کے مغربی ضلعوں میں سڑکوں کی تعمیر سے متعلق یہ ایک اہم اقدام ہے یہ کام مکمل سکیم کا ایک حصہ ہے جس کے تحت میانوالی سرگودھا۔ اور مظفر گڑھ کے ضلعوں میں سڑکوں کا جال بچھا دیا جائے گا۔

آئندہ چند سالوں میں اس علاقہ میں تقریباً پانچ ہزار میل تک سڑکیں تیار کی جائیں گی۔

ناروے کو میثاق اوقیانوس میں شرکت کی دعوت نہیں دی گئی

لندن ۵ فروری۔ اسٹاک ہالم سے واپس آنے کے فوراً بعد سویڈن کے سفیر مقیم برطانیہ نے اپنی درخواست پر گذشتہ شب برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون سے ملاقات کی۔ خیال ہے کہ آپ کی ملاقات معاہدہ اوقیانوس سے تعلق رکھتی ہے جس پر سویڈن کو چند شدید اعتراضات ہیں۔

ناروے میں ناروے کے وزیر خارجہ مسٹر لنگ نے بتایا کہ ناروے کو میثاق اوقیانوس کی گفت و شنید میں حصہ لینے کی دعوت نہیں دی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ حکومت اس میثاق کی عمل درآمدگی پر پوری طرح غور کرے گی اور اس کے بعد یہ فیصلہ کرے گی کہ آیا اس کو اس قسم کی دعوت کی خواہش ہے یا نہیں (اسٹار)

اسٹالن کی پیشکش پر فرانس کے وزیر اعظم کا بیان

پیرس ۵ فروری۔ مارشل اسٹالن کی حالیہ پیشکش پر کہ وہ صدر ٹرومین سے روس، پولینڈ یا چیکوسلواکیہ میں ملاقات کے لئے تیار ہیں۔ تبصرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم [illegible] نے یہاں اینگلو امریکن پریس ایسوسی ایشن کو بتایا کہ اگر روسی دنیا میں امن کی کوششوں میں مخلص ہیں تو ان کو برلن کی ناکہ بندی ہٹا دینی چاہئے۔ یہ ایک نازک امتحان ہے۔ (اسٹار)